# آل عمران ۹:

## رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوۡمٍ لَّا رَيۡبَ فِيۡهِ ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخۡلِفُ الۡمِيۡعَادَ

(اے ہمارے رب! یقیناً تو لوگوں کو ایک دن جمع کرنے والا ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ بے شک اللہ اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔)

رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوۡمٍ لَّا رَيۡبَ فِيۡهِ (اے ہمارے رب! یقیناً تو لوگوں کو ایک دن جمع کرنے والا ہے جس میں کوئی شک نہیں)

یہاں بظاہر دیکھا جائے تو اِس دعا میں کچھ مانگا تو نہیں گیا لیکن آخرت کا ذکر کر کے دراصل اپنے آخرت کی فکر کا اظہار ہے۔ نیکیوں کا سارا بدلہ آخرت میں چاہتے ہیں۔ اور علم میں پختہ لوگ آخری سانس تک ڈرتے رہتے ہیں کہ ہمارا خاتمہ کس پر ہوگا۔ انھیں دنیا کی شان و شوکت سے بڑھکر اپنی آخرت کی فکر ہوتی ہے اور علم میں راسخ لوگ ہوتے ہی وہ ہیں جو آخرت کے لیے فکرمند ہو۔ انھیں فکر ہوتی ہے کہ اگر ہمارے دل ٹیڑھے ہو گئے تو کل اللہ کے سامنے ہم کیا جواب دے گے اور انھیں یہ بھی فکر لگی رہتی ہے کہ ہماری زندگی بھر کی دین کے لیے کی گئی کوششیں اور محنت ضائع نہ ہو جائے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخۡلِفُ الۡمِيۡعَادَ (بے شک اللہ اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔)

مِيۡعَادُ (وع د): یہ لفظ مصدر (وعدہ) کے علاوہ ظرف زمان (وعدے کا مقرر وقت) کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

اللہ نے بتایا ہے کہ قیامت آئیگی لہذا جو اُس نے بتایا ہے وہ یقیناً ہو کر ہی رہے گا۔ قیامت ضرور آئیگی اور اُس کا وقت بھی مقرر ہے۔ اسیلیے وہ یہ دعا مانگتے ہیں کہ ہمارا دل ٹیڑھا ہونے سے بچائے رکھنا کیونکہ اگر ہمارے انجام میں خرابی ہوگی تو ہم آخرت میں بچ نہیں سکے گے۔

یہاں آخرت کے ذکر کا ربط پچھلی آیتوں سے کیا ہیں؟ اس کے کئی ربط ہو سکتے ہیں:۔

1) لوگ متشابہات کے پیچھے پڑنے کی وجہ سے کئی گروہ میں بٹے ہوئے ہیں لیکن آخرت میں یہ سب اکھٹے اللہ کے سامنے پیش ہوگے۔ اُس دن سارے متشابہات واضح ہوگے۔

2) آخرت بھی متشابہات میں سے ہے کیونکہ وہ غیب کے پردے میں ہے جیسے مرنے کے بعد زندہ ہونا، حساب، پل صراط، جنت، دوزخ اور میزان قائم ہونا وغیرہ۔ علم میں پختہ لوگ اِن سارے متشابہات پر ایمان لاتے ہیں۔ گویا غیب پر ایمان لانا متشابہات پر ایمان لانا ہے۔

3) علم میں پختہ لوگ علم کی انتہا کو پہنچ کر بھی اپنے علم پر تکبر نہیں کرتے بلکہ ہدایت پر ثابت قدمی کی دعا کے ساتھ، قیامت کے دن اللہ کے سامنے پیش ہونے کا ہر وقت انھیں یقین بھی رہتا ہے۔ اُن کی اصل کوشش اور دعا دنیا کے لیے نہیں بلکہ آخرت کے لیے ہوتی ہے۔

۔ واللہ اعلم ۔